12656 ـ حديث: " يہى نافرمان ہيں، يہى نافرمان ہيں " كى شرح

سوال

ميں نے ايك حديث سنى ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ نے سفر ميں روزہ ركھنے والوں كے متعلق فرمايا كہ يہى نافرمان ہيں، تو كيا اس كا معنى يہ ہے كہ مسافر كے ليے روزہ ركھنا حرام ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (20165) كے جواب ميں بيان ہو چكا ہے كہ جب مسافر سفر ميں روزہ ركھنے سے مشقت محسوس كرے تو اس كے ليے روزہ نہ ركھنا افضل ہے، اور روزہ ركھنا مكروہ، اور اگر ضرر اور نقصان يا ہلاك ہونے كے خوف تك جا پہنچے تو روزہ ركھنا حرام ہو گا.

سائل نے جس حديث كى طرف اشارہ كيا ہے وہ بھى اسى پر محمول ہے كہ اگر سفر ميں شديد مشقت يا روزہ ضرر دے تو پھر روزہ نہ ركھا جائے، اور حديث كا سياق و سباق بھى اس پر دلالت كر رہا ہے.

امام مسلم رحمہ اللہ تعالى نے جابر بن عبد اللہ رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم عام الفتح ميں رمضان المبارك ميں مكہ كى جانب نكلے اور جب كراع الغيم ـ يہ مكہ اور مدينہ كے درميان ايك جگہ ہے ـ تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے عرض كيا گيا: كہ كچھ لوگوں پر روزہ مشقت بن چكا ہے، اور وہ آپ كے فعل كا انتظار كر رہے ہيں، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ و سلم نے عصر كے بعد پانى كا پيالہ منگوايا اور اسے بلند كيا حتى كہ لوگ ديكھنے لگے اور پھر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے نوش فرما ليا، تو اس كے بعد رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے عرض كيا گيا كچھ لوگوں نے ابھى تك روزہ ركھا ہوا ہے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے:

" يہى نافرمان ہيں، يہى نافرمان ہيں"

صحيح مسلم حديث نمبر (1114).

تو سياق حديث سے يہ حاصل ہوتا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے دو سبب كى بنا پر انہيں نافرمان كہا:

اول: انہوں نے مشقت کے باوجود روزہ رکھا.

دوسرا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے روزہ توڑا کہ لوگ ان کی اطاعت و پیروی کریں، تو گویا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روزہ چھوڑنے کا حکم دیا لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نافرمانوں کا نام دیا.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

یہ اس پر محمول ہے جسے روزہ ضرر دے ... اوراس کی تائید اس قول سے ہوتی ہے: " بعض لوگوں کے لیے روزہ مشقت کا باعث بنا ہوا ہے "

تو اس بنا پر اگر سفر میں روزہ مشقت کا باعث نہ ہو تو روزہ دار نافرمان نہیں ہو گا. اھـ کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

اور ابن القیم رحمہ اللہ تعالی تہذیب السنن میں کہتے ہیں:

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا " یہی نافرمان ہیں " یہ معین واقعہ ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ وہ روزہ چھوڑ دیں تو ان میں سے بعض سے مخالفت کی تو رسول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات کہے .....

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد روزہ اس لیے چھوڑا کہ لوگ ان کی اقتدا اور پیروی کریں، لیکن جب بعض نے ان کی اقتدا نہ کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یہی نافرمان ہیں " اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے یہ مراد نہ تھی کہ مسافر کے لیے مطلقا روزہ رکھنا حرام ہے. اھـ

اور حافظ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھنے والوں کی طرف نافرمانی کی نسبت اس لیے کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر روزہ چھوڑنے کا عزم کیا تھا، تو انہوں نے اس کی مخالفت کی. اھـ کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

تو اس بنا پر یہ حدیث خاص حالت میں وارد ہوئی ہے، اور اسے سب مسافروں پر منطبق اور لاگو کرنا صحیح نہیں.

اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں روزہ رکھا کرتے تھے، اور اگر سفر میں روزہ

رکھنا معصیت و نافرمانی ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے.

واللہ اعلم .